© rasailojaraid.com

ڈاڑھی کا وجوب | از حضرت مولینا محمد زکریا صاحب مرحوم ۔ مظاہر العلوم، سہارنپور۔
ناشر، عمران اکیڈیمی ۔ ۴۴ بی، اُردو بازار لاہور۔ قیمت: ۲/- روپے

ڈاڑھی کا مسئلہ | از سید محمود الحسن ۔ بہ اہتمام ادارۂ تفہیم قرآن وسنت ۔ جامع العلوم قاسم باغ سرگودھا ۔ قیمت درج نہیں۔

ڈاڑھی کے متعلق "محسنِ انسانیت" (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ص ۹۳ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظافتِ طبع کو نمایاں کرنے کے لیے میں نے یہ الفاظ لکھے کہ (آپؐ) ڈاڑھی کو بھی طول وعرض میں قینچی سے ہموار کرتے تھے۔" اس پر متعدد اصحاب کے خطوط ملے کہ اس کا حوالہ کیا ہے۔ حوالہ میں نے کتاب میں درج کر دیا تھا، اور وہ یہ روایت تھی کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاخذ من لحیتہ من عرضہا ومن طولہا۔ (ترمذی۔ ابواب الآداب، باب ماجاء فی الاخذ من اللحیۃ)۔

مجھے معلوم تھا کہ بعض علماء اس روایت کو غریب، ضعیف یا مقطوع کہتے ہیں، مگر دوسرے علماء حضرت عبداللہ بن عمرؓ و دیگر صحابہؓ خصوصاً حضرت عمر فاروقؓ کے قول وعمل کو اس کے ساتھ ملا کر دیکھتے ہیں۔ اور خود حنفی فقہ میں ڈاڑھی کو محض بمقدار ایک قبضہ رکھنا ضروری ہے۔ محسنِ انسانیت میں میں نے فقہی مباحث کی طرف کہیں رُخ نہیں کیا۔ مگر مجھے کیا خبر تھی کہ بال کی کھال اُتاری جائے گی۔ میں نے ارادہ کیا کہ ایک مضمون پوری بحث اور جملہ اختلافِ مسالک پر پیش کر دوں، چنانچہ مواد جمع کر لیا۔ اسی دوران میں تین پمفلٹ ڈاڑھی کے مسئلہ پر موصول ہوئے۔ ایک "شرف المسلم" (عربی) جس میں روایات کو سامنے لا کر پوری شدت سے یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ ڈاڑھی سے نہ طول میں اور نہ عرض میں کوئی تعرض کرنا چاہیے۔ اس پر ترجمان میں تبصرہ شائع ہو چکا ہے۔ اب جو دو پمفلٹ سامنے آئے ہیں، اُن میں سے اوّل الذکر میں زور "قبضہ" کی پابندی پر ہے اور دوسرے پمفلٹ "ڈاڑھی کا مسئلہ" میں ائمہ، فقہا اور مفکرین کے مختلف مسالک بیان کیے گئے ہیں۔

میری نگاہ میں چند اُمور غور طلب ہیں:

۱۔ مجھے کوئی ثبوت اس کا نہیں مل سکا کہ ڈاڑھی کے کسی بال کو قینچی یا کوئی دوسرا اوزار بالکل نہ چھوئے۔ کوئی نفس

© rasailojaraid.com